حوریں

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو جنت میں بے شمار نعمتوں سے نوازے گا۔ ان میں سے ایک نعمت عظمیٰ حور عین بھی ہوگی۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا، تب سے حوروں کو بھی پیدا کیا۔ جس طرح جنت کو فنا نہیں، اسی طرح جنت کی نعمتوں کو بھی فنا نہیں۔

❀ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) نقل کرتے ہیں:

اَلْحُورُ الْعِينُ لَا يَمُتْنَ عِنْدَ قِيَامِ السَّاعَةِ وَلَا عِنْدَ النَّفْخَةِ وَلَا أَبَدًا لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَهُنَّ لِلْبَقَاءِ لَا لِلْفَنَاءِ وَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْهِنَّ الْمَوْتَ، فَمَنْ قَالَ خِلَافَ هٰذَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ وَقَدْ ضَلَّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ .

''حور عین کو کبھی بھی موت نہیں آئے گی، نہ قیامت برپا ہونے پر اور نہ صور پھونکے جانے پر، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بقا کے لیے پیدا کیا ہے، نہ کہ فنا کے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر موت مقرر نہیں کی۔ جو اس کے خلاف کہتا ہے، وہ بدعتی ہے اور جادۂ مستقیم سے منحرف ہے۔''

(حادي الأرواح إلى بلاد الأفراح، ص 98)

قرآن کریم:

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ﴾(الدّخان : ٥٤)

''ہم ان کا نکاح موٹی خوبصورت آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿مُتَّكِئِينَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَّزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ﴾

(الطّور : ٢٠)

''جنتی برابر بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے اور ہم ان کا نکاح موٹی اور سرمائی آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے۔''

❁ اس آیت کی تفسیر میں مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَنْكَحْنَاهُمْ حُورًا .

''ہم ان کا نکاح حوروں سے کر دیں گے۔''

(تفسير الطّبري :65/21، وسندهٗ حسنٌ)

امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔احادیث اسی تفسیر کی تائید کرتی ہیں۔ مفسرین نے اس کا معنی یہ بھی کیا ہے کہ ہم انہیں ایک دوسرے سے ملا دیں گے۔

❁ علامہ ابن فارس رحمہ اللہ (٣٩٥ھ) فرماتے ہیں:

الزَّاءُ وَالْوَاوُ وَالْجِيمُ أَصْلٌ يَدُلُّ عَلٰى مُقَارَنَةِ شَيْءٍ لِشَيْءٍ .

''ز، و، ج حروف اصلی ہیں، جن کا معنی ہے؛ ایک شے کو دوسری کے ساتھ ملانا۔''

(مَقاييس اللُّغة : 35/3)

یہ تفسیر پہلی کے خلاف نہیں ہے۔جنتی مردوں کا حوروں سے نکاح بھی ہوگا اور انہیں

ایک دوسرے کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ساتھ بھی نصیب ہوگا۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) نے دونوں تفاسیر کو جمع کر دیا ہے:

جَعَلْنَاهُمْ قَرِينَاتٍ صَالِحَاتٍ، وَزَوْجَاتٍ حِسَانًا مِّنَ الْحُورِ الْعِينِ.

''ہم نیک سیرت اور خوبصورت حوروں کو ان کا ساتھی اور بیویاں بنا دیں گے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 432/7)

❁ نیز ارشاد ربانی ہے:

﴿وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ، كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ﴾

(الصّافّات : ٤٨۔٤٩)

''اہل جنت کے پاس شرمیلی اور موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی، گویا کہ چھپائے ہوئے انڈے ہوں (جنہیں کسی نے چھوا نہ ہو)۔''

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ، كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾

(الرّحمٰن : ٥٦۔٥٨)

''ان میں شرمیلی آنکھوں والی کنواری حوریں ہوں گی، جن سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہم بستری نہیں کی ہوگی، تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے، وہ حوریں گویا یاقوت و مرجان ہیں۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ، حُورٌ

مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾(الرّحمٰن: ۷۰-۷۲)

''ان میں نیک سیرت اور خوب صورت حوریں ہوں گی۔ تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ حوریں خیمہ نشیں ہوں گی۔''

❁ مزید فرمایا:

﴿وَحُورٌ عِينٌ، كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ﴾(الواقعة: ۲۲-۲۳)

''موٹی سرمائی آنکھوں والی حوریں، گویا وہ پوشیدہ سفید موتی ہیں۔''

احادیث:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ.

''ہر جنتی کی دو دو بیویاں ہوں گی، اتنی خوبصورت ہوں گی کہ ان پنڈلی کا گودا گوشت سے نظر آ رہا ہوگا۔''

(صحيح البخاري: 3245، صحيح مسلم: 2834)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَائَتْ مَا بَيْنَهُمَا، وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

''اگر جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانک دے، تو زمین و آسمان کے

مابین سب کچھ روشن ہو جائے اور سب کچھ معطر ہو جائے۔ اس کا دوپٹا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔''

(صحيح البخاري : 2796، صحيح مسلم :1881)

❁ معجم اوسط طبرانی (۳۱۴۸، وسندہ جید) میں یہ الفاظ بھی ہیں:

لَتَاجُهَا عَلٰى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا .

''اس حور کے سر کا تاج دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔''

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں داخل ہونے والے آخری شخص کے بارے میں فرمایا:

ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، فَتَقُولَانِ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا، وَأَحْيَانَا لَكَ .

''وہ (جنت میں) اپنے گھر میں داخل ہوگا، تو اس کی دو حور بیویاں اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی: اللہ کا شکر کہ جس نے آپ کو ہمارے لیے اور ہمیں آپ کے لیے پیدا کیا۔''

(صحيح مسلم : 188)

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ .

''اہل جنت کی بیویاں موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔''

(صحيح البخاري : 3327، صحيح مسلم : 2834)

❁ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ : يُغْفَرُ لَهٗ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الوَقَارِ، اليَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الحُورِ العِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهٖ.

''اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کو چھ انعامات سے نوازا جاتا ہے؛ ① جان نکلتے ہی تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ ② اس کا جنتی مسکن دکھا دیا جاتا ہے اور عذاب قبر سے محفوظ و مامون رہتا ہے۔ ③ حشر کی ہولناکیوں سے بے خوف و خطر ہو گا۔ ④ عزت و وقار کی تاج پوشی ہوگی، جس کا ایک ایک موتی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ ⑤ موٹی موٹی خوبصورت آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوروں سے بیاہ دیا جائے گا۔ ⑥ ستر (۷۰) رشتہ داروں کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

(مسند أحمد : 131/4، سنن الترمذي : 1663، سنن ابن ماجه : 2299، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❁ ایک صحابی بیان کرتے ہیں:

يُعْطَى الشَّهِيدُ سِتَّ خِصَالٍ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهٖ، يُكَفَّرُ عَنْهُ كُلُّ خَطِيئَةٍ، وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُؤَمَّنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُحَلّٰى

حُلَّةَ الْإِيمَانِ .

''خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی شہید کو چھ اعزاز دیے جاتے ہیں؛ ① تمام گناہ مٹا دیے جاتے، ② جنت کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے، ③ حور عین کے ساتھ شادی کر دی جاتی ہے، ④ فزع اکبر (حشر کی ہولناکیوں) سے محفوظ و مامون رہے گا، ⑤ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا، ⑥ ایمان کی پوشاک پہنائی جائے گی۔''

(مسند الإمام أحمد : 200/3، التاريخ الكبير للبخاري : 134/7، حسنٌ)

❁ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا، إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ؛ لَا تُؤْذِيهِ، قَاتَلَكِ اللّٰهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُّفَارِقَكِ إِلَيْنَا .

''جب بھی دنیاوی بیوی اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے، تو اس کی حور بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے ہلاک کرے، تو اسے تکلیف مت دے، یہ تیرے پاس مہمان ہے، بہت جلد تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔''

(مسند أحمد : 242/5، سنن التّرمذي : 1174، سن ابن ماجه : 2014، وسندهٗ حسنٌ)

❁ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح متصل'' کہا ہے۔

(سِيَر أعلام النّبلاء : 47/4)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَزْوَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُغَنِّينَ أَزْوَاجَهُنَّ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ سَمِعَهَا

أَحَدٌ قَطُّ إِنَّ مِمَّا يُغَنِّينَ : نَحْنُ الْخَيِّرَاتُ الْحِسَانُ أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ يَنْظُرْنَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ وَإِنَّ مِمَّا يُغَنِّينَ بِهِ : نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا يُمِتْنَهْ نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا يَخَفْنَهْ نَحْنُ الْمُقِيمَاتُ فَلَا يَظْعَنَّ .

''جنتی بیویاں اتنی خوبصورت آواز میں گیت گائیں گی کہ کسی نے اتنی سریلی آواز نہ سنی ہوگی۔ ان کا نغمہ ہوگا: ''ہم نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہیں، معزز ومکرم لوگوں کی بیویاں ہیں، جنہیں وہ دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر لیتی ہیں۔'' وہ یہ بھی گنگنائیں گی: ''ہم ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی موت نہیں آئے گی، ہم پر امن ہیں، ہم سے کوئی خوف نہیں، ہم یہیں رہیں گی، کوچ نہیں کریں گی۔''

(المُعجم الصّغير للطّبراني : 734، المُعجم الأوسط لهٗ : 4917، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَهْرًا طُولَ الْجَنَّةِ، حَافَّتَاهُ الْعَذَارٰى قِيَامٌ مُتَقَابِلَاتٌ، وَيُغَنِّينَ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ يَسْمَعُهَا الْخَلَائِقُ، حَتّٰى مَا يَرَوْنَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ لَذَّةً مِثْلَهَا، قُلْنَا : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا ذٰلِكَ الْغِنَاءُ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللّٰهُ التَّسْبِيحُ، وَالتَّحْمِيدُ، وَالتَّقْدِيسُ وَثَنَاءٌ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ .

''جنت کی لمبائی میں ایک دریا بہہ رہا ہوگا، جس کے دونوں کناروں کو دوشیزاؤں نے ڈھانپ رکھا ہوگا، وہ آمنے سامنے کھڑی ہوں گی اور انتہائی خوبصورت آواز میں گا رہی ہوگی، جسے سب لوگ سن رہے ہوں گے، اس جیسی

کوئی اور لذت جنتی جنت میں نہیں پائیں گے۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! وہ گیت کیا ہوگا؟ فرمایا: ان شاء اللہ وہ گیت اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس اور تعریف وثنا پر مشتمل ہوگا۔''

(البعث والنُّشور للبيهقي: 383، وسندهٗ حسنٌ)

❁ مکحول شامی رحمہ اللہ (۱۰۰ھ) فرماتے ہیں:

لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ ؛ يَغْفِرُ اللّٰهُ ذَنْبَهٗ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِيبُ الْأَرْضَ مِنْ دَمِهٖ وَيُحَلّٰى حُلَّةَ الْإِيمَانِ وَيُزَوَّجُ الْحُورَ الْعِينِ وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيُؤَمَّنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَفَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''اللہ کے ہاں شہید کے لیے چھ انعام ہیں؛ خون کے پہلے قطرے کے ساتھ اللہ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کو ایمان کا ایک حلہ پہنایا جاتا ہے، حور عین سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے، جنت کا دروازہ اس کے لئے کھول دیا جاتا اور اس کو عذاب قبر سے بچا لیا جاتا ہے اور قیامت کے بڑے خوف سے اس کو امان دے دیا جاتا ہے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة: 19467، وسندهٗ حسنٌ)

تنبیہ:

❁ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا:

إِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ .

''آپ میں سے اکثر عورتیں جہنم کا ایندھن ہیں۔''

(صحيح البخاري : 978، صحيح مسلم : 885، واللّفظ لهٗ)

❀ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ . ''جنت میں سب سے کم عورتیں ہیں۔''

(صحيح مسلم : 2738)

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی جہنم میں کثرت ہوگی اور جنت میں قلت ہوگی۔ جبکہ دوسری احادیث میں ہے کہ ہر جنتی مرد کو دو دو بیویاں ملیں گی، اسی طرح شہید کو بہتر عورتیں ملیں گی۔ اس لحاظ سے تو جنت میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی، جبکہ دوسری احادیث میں ہے کہ جنت میں عورتیں کم ہوں گی اور جہنم میں زیادہ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا کی عورتوں میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی اور جنت میں کم جائیں گی، لیکن جنت میں حوروں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی، لہٰذا مجموعی طور پر جنت میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوگی، بہ نسبت مردوں کے۔ جبکہ دنیا والی عورتیں مردوں کی بہ نسبت جنت میں کم ہوں گی، بلکہ اکثریت جہنم میں ہوں گی۔

یوں جنت میں عورتوں کی اکثریت حوروں کی وجہ سے ہوگی اور جہنم میں عورتوں کی اکثریت دنیا والی عورتوں کی وجہ سے ہوگی۔

❀❀❀❀❀❀❀